مُهْتَدُوْنَ﴾ [الانعام:۸۲] ''جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسے لوگوں ہی کیلئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔''

مسئلہ ناموس رسالت ﷺ اور گورنر پنجاب کی چابکدستی

تحفظ ناموس رسالتؐ اور عقیدہ ختم نبوت آئین پاکستان کا حصہ ہے۔ بدقسمتی سے اس مملکت اسلام میں ایسے بدبخت اور دین بے زار لوگ موجود ہیں جو کہلاتے تو مسلمان ہیں مگر ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت سے انہیں چڑ رہتی ہے اور ان دونوں عقائد کے خلاف ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے رہتے ہیں۔ پی پی کے بانی جناب زیڈ۔ اے۔ بھٹو نے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت ٹھہرا کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا مگر آج اسی پی پی کی ایم۔ این۔ اے شیری رحمٰن نے اس کے الٹ اسمبلی میں بل پیش کر کے بھٹو مرحوم کے حسن عمل پر پانی پھیرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ سید خورشید شاہ اور سید نوید قمر نے اسمبلی میں اس بل سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ حکومت ناموس رسالتؐ کے قانون میں کسی تبدیلی یا ترمیم کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ یہ اعلان اور یقین دہانی خوش آئند ہے مگر شیری صاحبہ سے باز پرس نہیں کی کہ اس نے پارٹی لائن سے ہٹ کر ایسی خلاف اسلام راہ کیوں اپنائی ہے۔ اسلام سے برگشتہ ایسی سوچ اور پارٹی لائن سے ہٹ کر ایسا بل لانے پر اس سے استعفیٰ لیا جائے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے انحراف کرنے پر اس کے وجود سے اسمبلی کو پاک کیا جائے۔ یہی کام گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کیا ہے۔ آسیہ بی بی کو عدالت مجاز نے ہمارے آقا و مولانا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے پر سزائے موت دی تو گورنر صاحب اس کے سفارشی بن کر اٹھے۔ اسے جیل میں اپنے ساتھ بٹھا کر قانون ناموس رسالتؐ پر تنقید کی، عدالتی کاروائی کی تنقیص کی۔

ملزمہ کو معصوم ٹھہرایا اور اسے صدر مملکت سے معافی لے دینے کا یقین دلایا۔ ساتھ علمائے اسلام کو جاہل فرمایا۔ ہم مقدمہ پر تو کوئی رائے زنی نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہنوز عدالت میں ہے البتہ گورنر صاحب سے یہ ضرور پوچھنا چاہیں گے کیا آئین کے تحت وہ یہ سب کچھ کرنے کے مجاز ہیں؟ علماء تو ٹھہرے، جاہل مگر وہ تو عالم ہوں گے۔ انہوں نے آئین ضرور پڑھا ہوگا۔

انہیں آئین کا علم ہے کیونکہ وہ عالم ہیں۔ وہ بتائیں آئین میں انہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے ہمارے